بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

روزنامہ
لاہور پاکستان
الفضل
یوم جمعہ
فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۲ امان ۱۳۲۷ھش | ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ | ۱۲ مارچ ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ مارچ۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو کچھ عرصہ سے اکثر علیل رہے ہیں۔ ۲۴ فروری سے ان کا علاج ڈاکٹر مظہر الحق صاحب نے بڑی دیکھ بھال کے ساتھ کیا۔ اب انہیں پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ صرف کمزوری باقی ہے۔ احباب حضرت مفتی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بیت المقدس میں زبردست دھماکا

بیت المقدس ۱۱ مارچ۔ بیت المقدس میں ایک زبردست دھماکا ہوا۔ جس کے نتیجہ میں یہودی ایجنسی کی تین منزلہ عمارت کا ایک حصہ اڑ گیا۔ (ا۔پ)

ہندوستانی وفد کے رویہ میں لفظی ردوبدل کے سوا کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی — سر ظفر اللہ خان

مسئلہ کشمیر کا حل بین الاقوامی تعلقات پر ضرور اثر انداز ہوگا۔

لیک سکسیس ۱۱ مارچ۔ سردست کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ امن کونسل کے از سر نو شروع ہونے والے مذاکرات میں برطانوی وفد کیا رویہ اختیار کریگا۔ عام خیال یہی ہے۔ کہ معاملہ کا بہت کچھ انحصار حکومت ہند کے اس متوقع بیان پر ہے جو اس بارے میں اس کی طرف سے دہلی میں دیا جائے گا۔ اگرچہ نئی دہلی سے آمدہ اطلاعات چنداں امید افزا نہیں ہیں۔ لیکن معاملے کو کامیابی کے ساتھ حل کرنے کے بارے میں یہاں مایوسی کا اظہار نہیں کیا جا رہا۔ سلامتی کونسل کی بحث وتمحیص کا جو نتیجہ بھی برآمد ہوگا۔ نہ صرف یہ کہ وہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات پر اثر انداز ہوگا۔ بلکہ بین الاقوامی تعلقات بھی اثر لئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ یہاں جس امر پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ معاملہ میں پڑتا چلا جا رہا ہے حالانکہ کشمیر کی صورت حال فوری تصفیہ کی متقاضی ہے۔ (رائیٹر)

کشمیر کے معاملے میں ہندوستانی وفد اپنے مطالبات پر بدستور قائم ہے

سلامتی کونسل میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی جوابی تقریر

لیک سکسیس ۱۱ مارچ۔ آج جب مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے امن کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ تو مسٹر آئنگر کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے پاکستانی وفد کے قائد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے اس بات پر زور دیا۔ کہ باوجود اس قدر طویل التواء کے اور باوجود اپنی حکومت سے بالمشافہ ہدایات حاصل کر لینے کے ہندوستانی وفد کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ مسٹر آئنگر نے اپنے سابقہ مطالبات کو ڈپلومیٹک زبان میں اور نرم الفاظ میں پیش کر کے اصل واقعات پر روغن قاص ملنے کی کوشش کی ہے۔ (مفصل خبر صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

شیخ محمد عبداللہ کا عجیب دعوے

جموں ۱۱ مارچ۔ شیخ محمد عبداللہ نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں کشمیر میں پاکستان کے خلاف اس لئے لڑ رہا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ کشمیر کا چپہ چپہ ہندوستان کا ہے اور ہندوستان کا چپہ چپہ کشمیر کا ہے۔

پاکستان پارلیمان کا اجلاس

کراچی ۱۱ مارچ۔ آج پاکستان پارلیمان کا اجلاس صرف ایک گھنٹہ کے لئے منعقد ہوا۔ جس میں فنانس منسٹر کا بل جو صوبوں میں اشیا کی فروخت پر ٹیکس عائد کرنے کے متعلق تھا پاس ہوا۔ اس کے علاوہ وزیر مواصلات کا ایک بل بھی جو ریلوے فوڈ ٹرانسپورٹ ایکٹ میں ترمیم کرنے کے متعلق تھا پاس کر لیا گیا۔ (ا۔پ)

انڈین یونین میں مسلم لیگ بدستور قائم رہے گی۔

بدلتے ہوئے حالات کے مطابق نیا آئین مرتب ہوگا

مدراس کانفرنس کے اہم فیصلے

مدراس ۱۱ مارچ۔ کل یہاں انڈین یونین مسلم لیگ کی متوقع کانفرنس مسٹر محمد اسمٰعیل کنوینر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ دس گھنٹے کی بحث وتمحیص کے بعد ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں قرار پایا کہ انڈین یونین میں مسلم لیگ برقرار رہیگی البتہ اس کے لئے ایک نیا دستور مرتب کیا جائیگا۔ چنانچہ نیا آئین مرتب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ مزید برآں یہ بھی قرار پایا کہ آئندہ سے مسلم لیگ اپنی توجہات کو یونین کے مسلمانوں کی مذہبی تمدنی تعلیمی اور اقتصادی بہتری و برتری پر مرکوز رکھیگی۔

سب کمیٹی ملک کے بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر اور ہندو مسلم اتحاد کی اہم ترین ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے نیا دستور مرتب کریگی۔ دستور میں اس بات کی گنجائش رکھی جائیگی۔ کہ مسلم لیگ عوام کے فائدے کے پیش نظر کسی سیاسی جماعت میں شامل ہو سکے۔ انڈین یونین مسلم لیگ کے حسب ذیل عہدہ داران منتخب کئے گئے (۱) صدر مسٹر محمد اسمٰعیل کنوینر (۲) جنرل سیکرٹری مسٹر محبوب علی بیگ (مدراس) (باقی صفحہ ۸ کالم ۴)

روئی اور کپڑے کا تبادلہ

کراچی ۱۱ مارچ۔ حکومت ہند اور پاکستان کے درمیان روئی اور کپڑے کے تبادلے کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ پاکستان حکومت ہند کو روئی کی بیس گانٹھیں دیگا۔ اور اس کے بدلہ میں کپڑے کی ۱۲ گانٹھیں لے گا۔

دہلی کی ایک سو اکتیس ۱۳۱ مساجد کی واپسی

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دہلی کی ۱۳۱ مساجد پناہ گزینوں سے خالی کرا کر مسلمانوں کو واپس کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے ۷۵ پرانی دہلی میں اور ۵۶ نئی دہلی میں واقع ہیں۔

پونچھ میں محصور ہندوستان فوج کی حالت سخت نازک ہے۔

تراڑکھل ۱۱ مارچ۔ آزاد کشمیر حکومت کا امروزہ اعلان مظہر ہے۔ کہ کنار راسکے علاقہ میں ہندوستانی دستوں سے ہماری سپاہ کی زبردست ٹکر ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں دشمن کو بھاری نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ پونچھ شہر میں دشمن کی محصور فوج کی غذائی حالت بہت نازک ہے۔ لیکن گزشتہ چار روز سے اس کے ذرائع مواصلات منقطع کر دیئے گئے ہیں۔ مجاہدین محاصرہ کو تنگ کرتے جا رہے ہیں۔ (ا۔پ)

کشمیر میں ہزاروں مسلمان اب بھی روزانہ قتل کئے جا رہے ہیں

راولپنڈی ۱۱ مارچ۔ حکومت آزاد کشمیر کے وزیر دفاع سید احمد علی شاہ نے ایک بیان میں انجمن اقوام عالم سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ کشمیر کے معاملہ کو نہائت بہادری سے طے کرانے کی کوشش کرے۔ اور فوری تصفیہ کے لئے کوئی نہ کوئی فارمولا پیش کرے۔ انہوں نے مزید کہا ہے یہ نہائت افسوس کی بات ہے۔ کہ یو۔ این۔ او کشمیر کے معاملے میں تساہل سے کام لے رہی ہے۔ حالانکہ وادیٔ کشمیر میں شہری آبادی کو روزانہ ہزاروں کی تعداد میں بے دردی سے قتل کیا جا رہا ہے۔ دو لاکھ مسلمان اب تک قتل کئے جا چکے ہیں۔ نیز ڈوگرہ اور ہندوستانی فوج قریباً دو لاکھ مسلمانوں کو ان کے گھروں سے مار مار کر نکال چکی ہے۔ اگر معاملات کا جلدی کوئی تصفیہ پیش نہ کیا گیا۔ تو لوگ یو۔ این۔ او میں اعتماد کھو بیٹھیں گے۔ اور یہ کہ یو۔ این۔ او کا بھی وہی حشر ہوگا۔ کہ جو بالآخر لیگ آف نیشنز کا ہوا۔ (ا۔پ)

کراچی ۱۱ مارچ۔ موٹر ٹرانسپورٹ کو قومی ملکیت بنانے کے سلسلہ میں حکومت سندھ غیر ممالک سے ۱۰۰ موٹریں خریدنے ۔۔۔

کراچی ۱۱ مارچ۔ بالائی سندھ میں کوٹ لالو کے قریب دو ریل گاڑیوں کے تصادم کے نتیجہ میں ۸ اشخاص مجروح ہوئے۔ (ا۔پ)

ڈھاکہ ۱۱ مارچ۔ مشرقی پاکستان نے اس وقت تک قائد اعظم ریلیف فنڈ میں ۲۹۷۹۰۳ روپے دئیے ہیں (ا۔پ)

مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی کو اسمبلی میں شرکت کی اجازت

لاہور ۱۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی کو مغربی پنجاب کی اسمبلی میں شمولیت کی اجازت دینے کی تجاویز کو گورنر جنرل پاکستان نے منظور کر لیا ہے۔ امید ہے۔ کہ وہ آئندہ اجلاس میزانیہ میں شریک ہو سکیں گے۔ (ا۔پ)

صوبہ سرحد کو غذائی امداد

کراچی ۱۱ مارچ۔ حکومت پاکستان صوبہ سرحد کو بہت جلد ۲۵۰۰ ٹن چنے بھیجنے کا انتظام کر رہی ہے (ا۔پ)

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

جوناگڑھ کے استصواب رائے کی طرح کشمیر کی ذمے وار حکومت بھی محض ایک ڈھونگ ہے

ہندوستان نے اپنے رویہ میں تاحال کوئی تبدیلی نہیں کی

مسٹر آئنگر کی تقریر پر سر ظفراللہ خاں کی کڑی نکتہ چینی

لیک سکسس ۱۰ مارچ آج جب سلامتی کونسل کا اجلاس شروع ہوا تو ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے کونسل سے اپیل کی کہ کشمیر کے پیچیدہ مسئلہ کو جلد سے جلد حل کیا جائے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا۔ لڑائی کشمیر میں بدستور جاری ہے۔ سمجھوتہ کی کوئی صورت جلدی ہی نکل آتی تو نہ جانے کتنی جانیں ضائع ہونے سے بچ رہتیں اور بیشمار روپیہ اور سامان جو اس وقت خرچ ہو رہا ہے۔ اس طرح تخریبی کاموں میں ضائع نہ جاتا

جمعیت اقوام پر اعتماد کا اظہار

تقریر کے دوران میں مسٹر آئنگر نے بتایا کہ گذشتہ دنوں میں اپنی حکومت سے اس بارے میں مشورہ کرتا رہا ہوں اور میں نے سمجھوتہ کے ہر ممکن طریق پر غور کیا ہے۔ ہندوستان دل سے امن کا خواہاں ہے اور دنیا میں قیام امن کے لئے وہ جنگ کو دور رکھنا چاہتا ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے وہ جمعیت اقوام کو ضروری سمجھتا ہے اور اسے اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل پر پورا پورا اعتماد ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کونسل کے سامنے اپنا جھگڑا ہی کیوں پیش کرتا

سمجھوتہ کی قوی امید

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر آئنگر نے کہا میری حکومت نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں دوبارہ اس بات کا اعلان کر دوں کہ ہندوستان امن میں [illegible] اور سلامتی کونسل کو امن اور انصاف [illegible] کا خیال کرتا ہے اور اس کی حسن کارکردگی کا دل سے معترف ہے۔ ہمیں کامل امید ہے کہ کونسل کی مدد سے ہمارے اور پاکستان کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے گا۔ جو علاوہ لڑائی بند کرنے کے اتحاد و اشتراک کی ایک نئی بنیاد ثابت ہوگا۔ اگر کونسل استصواب رائے میں ہندوستانی فوجوں کی مداخلت کو مؤثر طریق پر روکنے کے لئے معین تجاویز پیش کرنا چاہے تو میرا وفد اسے بخوشی منظور کرے گا۔

کشمیر میں فوجیں رکھنے کی وجہ

کشمیر میں ہندوستانی مسلح فوجوں کی موجودگی اس لئے ضروری ہے کہ تا کشمیر کو بیرونی حملوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اور اندرونی امن بحال رہے۔ محض ان دو وجوہات کی بنا پر ہم فوجوں کو وہاں رکھنا چاہتے ہیں اس سے زیادہ ہمارا کوئی مقصد نہیں۔ آزاد استصواب رائے کے ہم بھی اس قدر حق میں ہیں۔ کہ جس قدر کوئی اور شخص ہو سکتا ہے اس کے بعد آپ نے اپنے تمام سابقہ مطالبات [illegible] معاملہ سلامتی کونسل میں لایا گیا ہے

سر ظفراللہ خاں کی تقریر

چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ ہندوستانی وفد کے سابق رویہ میں اور موجودہ نظریہ میں سرمو فرق نہیں ہے۔ آج جو اس نے پوزیشن اختیار کی ہے۔ وہ بالکل وہی ہے کہ جس پر وہ اس وقت قائم تھا۔ کہ جب امن کونسل کے اجلاس کو اس نے ایک طویل عرصہ کے لئے ملتوی کرایا تھا۔

امید موہوم

اگرچہ مسٹر آئنگر کے ابتدائی ریمارکس یہ امید دلاتے تھے۔ کہ حکومت ہندوستان کے رویہ میں تبدیلی ہوئی ہے لیکن افسوس کہ اس امید کو پورا نہیں کیا گیا یہ کہنا بے معنی ہے کہ استصواب رائے سے ہندوستانی فوجوں کو کوئی تعلق نہ ہوگا یا یہ کہ وہ اس میں کوئی مداخلت نہ کریں گی۔ اس بات کی تو تب کچھ قدر ہوتی کہ پہلے انہوں نے اعلان کیا ہوتا کہ ہندوستانی فوجیں استصواب رائے میں مداخلت کی مجاز ہوں گی۔ مجھے نہیں یاد کہ اس سے قبل مسٹر آئنگر نے کسی موقعہ پر بھی اس بات کو تسلیم کیا ہو کہ ان کی فوجیں استصواب رائے میں بھی مداخلت کریں گی۔

جھگڑے کی اصل وجہ

تقریر کے دوران میں چوہدری صاحب موصوف نے مسٹر آئنگر کی تقریر سے اس بات کا حوالہ دیتے ہوئے کہ کشمیر کی موجودہ حکومت کو باشندگان کشمیر کی پوری حمایت حاصل ہے کہا اگر یہ بات ہے تو جھگڑا کس بات کا ہے؟ اور مسئلہ کشمیر کے حل کی ضرورت پیش کیوں آئی ہے؟ اس لئے کہ باشندگان کشمیر کا معتدبہ حصہ ایسا ہے۔ جس نے اپنا خون بہا کر ایک علیحدہ حکومت قائم کر لی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ

: معاملہ سلامتی کونسل میں لایا گیا ہے

استصواب رائے میں فوجی مداخلت

چوہدری صاحب نے مزید فرمایا۔ ہندوستان نے پاکستان کی اس درخواست کو ٹھکرا دیا۔ کہ جوناگڑھ میں استصواب رائے کو ملتوی کر دیا جائے۔ اندریں صورت اگر اس بات کا اطمینان دلایا جائے۔ کہ مسلح فوجیں استصواب رائے میں مداخلت نہیں کریں گی۔ تو کیا وہ جو اس وقت کشمیر میں برسر پیکار ہیں مطمئن ہو کر ہتھیار ڈال دیں گے؟

مکڑی کا جالا

چوہدری صاحب موصوف نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ ہندوستانی وفد کے رویہ کی وجہ سے حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔ اور آج بھی معاملہ وہیں کا وہیں ہے کہ جہاں ہم نے اسے اجلاس کے ملتوی ہونے پر گزشتہ دنوں چھوڑا تھا۔ مسٹر آئنگر نے حکمت عملی سے اپنے مفہوم کو نہایت نرم الفاظ میں ادا کیا ہے۔ لیکن ان الفاظ کی وقعت مکڑی کی اس چاپلوسی سے کم نہیں۔ جو مکھی کو اپنے جال میں پھانسنا چاہتی تھی۔

غور طلب بات

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے سر ظفراللہ خاں نے فرمایا مسئلہ کشمیر میں غور طلب بات یہ ہے کہ استصواب رائے کے دوران میں کسی ایسے شخص کو خواہ وہ شیخ عبداللہ ہو یا مہاراجہ اور انڈین یونین کا کوئی اور نمائندہ برسر اقتدار کیوں رہنے دیا جائے۔ جسے باشندگان کشمیر کی حمایت حاصل نہیں؟ کشمیر کے باشندے مہاراجہ اور موجودہ حکومت کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ اسی لئے انہیں نہ مہاراجہ اور نہ ان کے حمایتوں کے کسی شخص پر اعتماد ہے۔ اندریں صورت جھگڑے کو الیکشن کے ذریعے حل کرنے کی صورت میں کسی ایسے شخص یا حکومت کو تمام اقتدار سونپ دینا جو اصل جھگڑے میں فریق مخالف کا مد مقابل ہے۔ کیونکہ درست ہو سکتا ہے۔ حکومت ہندوستان کا یہ استدلال موجودہ حالات میں بھی استصواب رائے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک معقول ہو لیکن وہ اس کی معقولیت کے سمجھنے سے قاصر ہی رہیں گے۔ جو اگر ان معاملات میں امن کونسل کے ممبران کی طرح ہو بہو مشاق تو نہیں۔ لیکن تھوڑا بہت تجربہ ضرور رکھتے ہیں۔

کشمیر کی نام نہاد ذمے وار حکومت

پتہ چلا ہے کہ شیخ عبداللہ وزیر اعظم کی حیثیت سے نئی حکومت کے لئے وزراء کی فہرست تیار کر رہے ہیں تا مہاراجہ کے سامنے پیش کریں۔ یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے گا یہ حکومت ذمے وار حکومت کے طور پر کام کرے گی۔ اس کی ذمے واری کی نوعیت کیا ہوگی؟ اور کس کے سامنے یہ جواب دہ ہوگی؟ نہ وہاں کسی کے سامنے جواب دہ اور نہ یہاں؟

شکایت! شکایت! شکایت!

ہندوستان کے ایک نمائندے نے پچھلے دنوں مجھ سے یہ کہا تھا کہ جب میں نے ۱۸ فروری کو نسل کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی تھی کہ حکومت ہند نے جوناگڑھ کے استصواب رائے کو ملتوی کر دینے کی درخواست کو رد کر دیا ہے۔ تو میں نے اسے شکایت کی صورت میں پیش نہیں کیا تھا۔ اگر حقیقت کو شکایت کی صورت دینا ضروری ہی ہے۔ اور اسی سے ہندوستانی وفد پر کوئی اثر ہو سکتا ہے تو میں اب ایک شکایت پیش کرتا ہوں اور وہ شکایت یہ ہے کہ (الفاظ کے) اس درمیانی عرصہ میں مہاراجہ اور انڈین یونین نے ایسا اقدام (ذمے دار حکومت) کیوں کیا جس سے اس پیچیدہ معاملہ کا حل پہلے کی نسبت اور زیادہ مشکل صورت اختیار کر سکتا ہے۔

تصویر کے دو رخ

اگر کشمیر میں استصواب رائے ایسے حالات میں کیا جائے جو ہر شخص کی نگاہ میں آزاد و غیر جانبدار رائے طلبی کیلئے سازگار ہوں اور نتیجہ ہندوستان کے حق میں ہی نکلے تو پاکستان لاکھ اسے ناپسند کرے وہ صحیح ہوگا اور ہر شخص اسے قبول کرے گا۔ لیکن اگر ان حالات میں استصواب رائے کیا جائے کہ جنہیں ہندوستان رائے طلبی کا خواہاں ہے اور نتیجہ ہندوستان کے حق میں ہی نکلے۔ یعنی یہ کہ اکثریت انڈین یونین کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کرے آیا کوئی بھی اس فیصلے کو صحیح اور مبنی بر انصاف فیصلہ تسلیم کرے گا اور کیا اس سے معاملہ سلجھ سکے گا؟ بالآخر میں سلامتی کونسل کی توجہ اس حقیقت کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت ہندوستان کی طرف سے جو پوزیشن اختیار کی گئی ہے۔ وہ بالکل وہی ہے جو ہندوستان روانہ ہونے سے قبل اختیار کی گئی تھی۔ ہندوستانی وفد کے لیڈر نے اپنے بیان کے آخر میں اس بات پر زور دیا ہے کہ ہندوستانی فوجوں کو استصواب رائے میں مخل ہونے سے روکنے کے لئے جو مناسب انتظام بھی تجویز کیا جائے گا۔ وہ اسے منظور کریں گے (۱) کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کس اختیار کی بنا پر مہاراجہ سے ایسے انتظامات کی پابندی کرائی جائیگی؟ مہاراجہ کی خود مختاری کیا خطرہ میں نہ ہوگی اسے کیونکر نبھایا جائیگا؟ انڈین یونین کی پوزیشن کے مقابلے میں جسے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس اختیار کی کیونکر تطبیق ہو جائیگی؟ (۲) اگر باوجود ان انتظامات کے پھر بھی مداخلت

قائد اعظم ریلیف فنڈ میں سندھ کی طرف سے مزید رقوم

کراچی ۱۱ مارچ۔ حیدرآباد اور تھرپارکر کا دورہ کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی گورنر آف سندھ نے قائد اعظم ریلیف فنڈ کے لئے حسب ذیل رقوم وصول کیں (۱) ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ حیدرآباد ۱۰۰۰/- پبلک آف حیدرآباد ڈسٹرکٹ ۱۰۰۰/- ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ تھرپارکر ڈسٹرکٹ ۱۰۰۰/- احیان محمد ہائی سکول تھرپارکر ڈسٹرکٹ ۳۵۰/- (ا-پ)

رنگون ۱۱ مارچ حکومت برما نے ایک خلاف قانون کمیونسٹ پارٹی "وہائٹ فلیگ" کے لیڈر تھاکن سو کو گرفتار کر لیا ہے۔ وہ گزشتہ جنوری کے وسط سے جب سے اس کی پارٹی پر پابندی عائد کی گئی۔ روپوش تھا (ا-پ)

مسٹر آصف علی امریکہ سے واپس آرہے ہیں

واشنگٹن ۱۱ مارچ۔ امریکہ میں ہندوستان کے سفیر مسٹر آصف علی نے کل اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ وہ اپریل کے آخر یا مئی کے شروع میں اپنے موجودہ عہدے سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ آپکو ایک سال کے لئے سفیر مقرر کیا گیا تھا۔ چنانچہ آپکو ۲۰ فروری کو فارغ ہونا تھا۔ لیکن آپ حکومت ہند کی خواہش کے مطابق عارضی طور پر مزید واشنگٹن میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ واشنگٹن سے مسٹر آصف علی غالباً لندن جائیں گے اور نئی دہلی واپس آنے سے قبل کچھ عرصہ یورپ میں گذاریں گے۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ عنقریب کسی اور عہدہ کا چارج لینے والے ہیں۔ جواباً آپ نے فرمایا۔ اگر میری حکومت مجھ سے کوئی اور کام لینا چاہے گی۔ تو میں بخوشی اسے سرانجام دوں گا۔ (رائٹر)

روزنامہ الفضل ۔ لاہور
مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۴۸ء

آل پاکستان پیپلز پارٹی

خان عبد الغفار خان صاحب نے پاکستان اسمبلی کے اجلاس میں فرمایا ہے کہ انگریز چلا گیا ہے۔ لیکن ابھی پاکستان میں انگریزوں کی حکومت ہے۔ کیونکہ ابھی تک یہاں وہی طرز حکومت ہے۔ جو انگریز کے عہد میں تھی۔

لیکن ہمیں خان عبد الغفار خان سے ایک سوال پوچھنا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ نے جواب ایک پارٹی "آل پاکستان پیپلز پارٹی" کے نام کھڑی کی ہے۔ اور جس کا مقصد ہے کہ پاکستان کو "یونین آف فری سوشلسٹ ریپبلک" کے سانچہ میں ڈھالا جائے۔ اور جو "معاشری اور لسانی" تقسیم کے اصول پر خود مختار صوبوں پر مشتمل ہو کس لحاظ سے خالص مشرقی یا اسلامی نظریات کی حامل ہے؟ کیا یہ پارٹی مغرب کی کورانہ اور غلامانہ تقلید نہیں ہے۔ کیا آپ کی اس پارٹی کے دو گونہ مقاصد ہر طرح سے پاکستان کی نو زائیدہ مملکت کے لئے ضرر رساں نہیں؟ ایک مقصد تو آپ کا یہ ہے کہ پاکستان کو ایسے آزاد ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ جو پاکستان کی وحدت کے لئے ہر وقت خطرہ بنے رہیں۔ اور دشمنان پاکستان کو ریشہ دوانیوں کا موقعہ دیتے رہیں۔ دوسرا مقصد یہ ہے۔ کہ پاکستان میں کمیونزم ایسی ملحدانہ تحریک کو اپنی عمارت کھڑی کرنے کے لئے مضبوط بنیاد مل جائے۔ کیا یہ دونوں مقاصد سراسر مغربی نہیں؟ اور کیا ان کو اسلام یا مشرق سے کوئی تعلق واسطہ ہے؟

جب آپ بھی کوئی مشرقی چیز ہمارے سامنے پیش نہیں فرما رہے۔ تو آپ کی تنقید کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ اگر موجودہ حکومت مغربی یا انگریزی طرز پر جا رہی ہے۔ تو آپ کی تبدیلی اس کو کہاں تک غیر مغربی یا غیر انگریزی بنا دے گی۔ اس وقت تو برطانیہ میں بھی لیبر حکومت ہی برسر اقتدار ہے۔ اس لئے اگر آپ روسی اشتراکی نہیں تو کم از کم انگریزی سوشلزم کے حامی تو ضرور ہیں۔ اس لئے آپ کی پارٹی نہ صرف یہ کہ موجودہ حالات میں مفید ہی نہیں۔ بلکہ سخت نقصان رساں ثابت ہو گی۔ اگر موجودہ حکومت انگریزی روش پر چل رہی ہے۔ تو اس کا علاج یہ ہرگز نہیں کہ اسکی جگہ کوئی دوسری مغربی تحریکیں چلائی جائیں۔ کیونکہ اس سے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا۔

۲۰ فوجی مُردوں کی شہادت

کشمیر میں ہند فوج اور آزاد کشمیر فوج کے درمیان جو معرکے ہوتے ہیں۔ ان کے الف جو ہندی ذرائع سے اخبارات میں شائع ہوتے ہیں۔ ان میں آج کل خاص کر یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ آزاد کشمیر فوج میں پاکستان کی باقاعدہ فوج کی شمولیت ثابت کی جائے۔ چنانچہ ۸ مارچ کے سٹیٹسمین میں ایک بیان جو نوشہرہ رقبہ میں جنگی کارروائیوں کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک فقرہ یہ بھی ہے۔

اب یہ ظاہر ہوا ہے کہ چار مارچ کو وادی کے شمال میں جب ہمارے فوجیوں نے ایک پہاڑی کو دشمنوں سے خالی کرایا تو ۹۲ حملہ آور مارے گئے۔ مرنے والوں میں سے ۲۰ نفر انٹر فورس رجمنٹ (پاکستان فوج) کے بلے لگائے ہوئے تھے

اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ پاکستان ہند کو اپنی شمولیت کا ثبوت مہیا کرنے کے لئے دیدہ دانستہ اپنی فوج کو وردی اور بلّوں سمیت کشمیر کی مہم پر روانہ کرتا ہے۔ کیا دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی عجیب و غریب بات ہو سکتی ہے کہ ایک طرف تو اقوام متحدہ کی کونسل میں پاکستان یہ اعلان زور شور سے کر رہا ہو کہ وہ آزاد کشمیر فوج کو کوئی مدد نہیں کرتا۔ اور ہند کا یہ الزام سراسر بے بنیاد ہے۔ اور دوسری طرف وہ خود اپنے آپ کو دنیا کے سامنے جھوٹا اور فریبی ثابت کرنے کے لئے فوجیوں کو پوری طرح ایسے نشانات سے مرصع کر کے کشمیر میں ہند فوج کے مقابلہ میں لڑنے کے لئے بھیجے۔ کہ اگر پکڑے جائیں۔ تو ہند حکومت ان کے نشانات کو بطور شہادت کے پیش کر سکے۔

یا کیا یہ بیج یا بلے کوئی ایسی چیز تھے جو ان فوجیوں کے جسم سے اس طرح چپاں ہو گئے تھے۔ کہ اب ان کو جدا کرنا ناممکن تھا۔ کیا دنیا میں اس سے عجیب و غریب کوئی شہادت ہو سکتی ہے؟ یہ تو اسی طرح کی بات ہے۔ کہ عدالت میں ایک شخص پر قتل کا مقدمہ چل رہا ہو۔ اور وہ عدالت میں مقتول کا سر اپنی گردن میں لٹکا کر اپنی بریت کے لئے جائے۔ جس کو جج اور مقتول کے دوست اور رشتہ دار فوراً پہچان لیں۔ اور عدالت کو یقین آ جائے کہ قتل اسی نے کیا ہے۔ ورنہ اس کے پاس مقتول کا سر کہاں سے آیا۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا بیوقوف قاتل ہو سکتا ہے؟ کیا پاکستان سے بڑھ کر کوئی بیوقوف مجرم ہو سکتا ہے؟

اس سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو پاکستان اول درجہ کا بیوقوف ہی نہیں بلکہ حد درجہ کا دیوانہ بھی ہے اور یا یہ کہ ان بیس مردہ سپاہیوں نے ہند حکومت سے سازش کر رکھی تھی۔ اور وہ دیدہ دانستہ ایسے بلے پہن کر گئے جس سے اتنا آسان ثبوت اس کے قبضہ میں آ جائے۔ کہ وہ دنیا سے کہہ سکے۔ دیکھو یہ پاکستان کے سپاہی کشمیر میں آ کر ہم سے نبرد آزما ہو رہے ہیں۔ یہ بلے صاف بتا رہے ہیں۔ کہ پاکستان حملہ آوروں کو اپنی فوج سے مدد دے رہا ہے" ایسی بلا واسطہ شہادت سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے۔

یہ معاملہ اتنا اہم نہ تھا۔ کہ ان کالموں میں اس کا ذکر کیا جاتا۔ لیکن ایک لحاظ سے یہ بڑا اہم بھی ہے۔ کیونکہ ہم اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ تاریخی دستاویز جس کا نام قرطاس ابیض ہے۔ اور جو معاملہ کشمیر کے متعلق ہند پارلیمان میں پاکستان کے جرائم کے ثبوت کے لئے پیش کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ بہت سی دستاویزی شہادت بھی شامل ہے۔ اب ہم قیاس کر سکتے ہیں۔ کہ اگر وہ شہادت بھی اس قسم کے بیّن حقائق پر ہی مشتمل ہے۔ تو اسکی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے۔ یقیناً ہندوستان کی آزادی کی تاریخ میں یہ قرطاس ابیض اس شہادت کی وجہ سے ایک یادگار چیز بن جاتا ہے۔ اور آنے والی تاریخ دان نسلیں اس کو ہند کی قانون دانی اور وکالتانہ قابلیت کا عجوبہ روزگار سمجھیں گی۔ اور اپنے آباؤ اجداد کی تعریف میں گیت گائیں گی۔ کہ ہند کو دنیا میں قوت فائقہ بنانے کے لئے انہوں نے کیا کیا قربانیاں کیں۔ اور کن مشکلات کے سمندروں سے ان کو گذرنا پڑا۔

مشرقی پنجاب کے اخبار نویسوں کو دعوت

مغربی پنجاب کے اخبار نویسوں کی یونین کی ایگزیکٹو کمیٹی نے مشرقی پنجاب کے ان اخبار نویسوں کو جو لاہور سے چلے گئے ہیں مغربی پنجاب میں تشریف لانے کی دعوت دی ہے۔ یہ ایک نہایت مبارک اقدام ہے جو کیا گیا ہے۔ اور یقیناً یہ بات دونوں پنجابوں کے نہ صرف اخبار نویسوں بلکہ عوام کے لئے بھی مفید نتائج کی حامل ہو سکتی ہے۔ اس ملاقات کو محض دوستانہ آؤ بھگت تک محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ اس موقع کو دونوں ملکوں کی سیاسی اور تمدنی خراش کو کم سے کم کرنے کی تجاویز سوچنے میں بھی صرف کیا جائے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ پنجاب جس لہو کے ہولناک دریا سے پچھلے دنوں گذرا ہے۔ اس کو بہانے میں بہت بڑا حصہ اخبار نویسوں کا ہے۔ اگر آپ گذشتہ ۱۵ اگست سے پہلے کے اخباروں کے فائل اٹھا کر دیکھیں گے۔ تو آپ کو نظر آئے گا۔ کہ ہمارے اخبار نویسوں نے کتنی غیر ذمہ داری سے اشتعال انگیز باتیں شائع کیں۔ اور کس طرح معصوم عوام کو برانگیختہ کیا آج کل کی دنیا میں پریس ایک ایسی طاقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اگر ہمارے اخبار نویس ذرا ہوشمندی اور دور اندیشی سے کام لیتے۔ تو بہت ممکن تھا۔ کہ جو کچھ یہاں ہوا شاید وہ نہ ہوتا۔

خیر گذشت آنچہ گذشت ہمارے خیال میں اس ملاقات کا سب سے زیادہ فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کے اخبار نویس مل کر کوئی ایسا لائحہ عمل سوچیں جس سے دونوں ملکوں میں آئندہ ضرر رساں کشمکشیں کم سے کم ہو جائیں۔ اس وقت دونوں ملکوں کو بڑی ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے رہنے والوں کے دلوں سے وہ تلخیاں اور بدظنیاں دور کی جائیں جو پیدا ہو گئی ہیں۔ اس طرح ہم ان معصوم اور بیگناہ لوگوں کی واقعی صحیح خدمت کر سکیں گے۔ جن کی صحت واقفیت اور صحیح ذہنیت کی تربیت کے لئے ہمارا پریس ذمہ دار ہے۔

مشرقی پنجاب کی تعلیمی زبان

مشرقی پنجاب میں ہندی اور پنجابی کو ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ حال یہ ہے۔ کہ زیادہ اخبارات یہاں اردو میں ہی شائع ہوتے ہیں۔ اردو کو کسی حکومت کی سرپرستی حاصل نہیں رہی۔ پھر بھی یہ اتنی مقبول عام اور ہر دلعزیز ہے۔ کہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ لیکن چونکہ اس میں چند عربی اور فارسی کے الفاظ بھی مل گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہندوستان کی جمہوریت پرست حکومتیں محض اسی قصور پر اس کے دشمن بن گئی ہیں۔ اگرچہ اس میں ساٹھ فی صدی سے زیادہ الفاظ ہندی کے ہیں۔ اور ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ بولی ہے۔ ہند کی طرف سے دنیا میں پروپاگنڈہ کیا جاتا ہے۔ کہ جناح نے دو قومی نظریہ پیش کیا۔ اور ہندوستان کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرا دیا۔ لیکن دنیا کو جلد ہی معلوم ہو جائیگا کہ "دو قومی نظریہ" کی بنیاد کن باتوں پر ہے۔ اور کون ہیں۔ جو دو قومی نظریہ کا عملی ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ آیا انڈین یونین کے جمہوریت یا پاکستان کا فرقہ پرست جناح۔

خیریت مطلوب ہے

موضع سیکھواں ضلع گورداسپور کے مندرجہ ذیل احباب کی خیریت اور پتے مطلوب ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کے متعلق علم ہو تو مجھے اطلاع دے کر ممنون کریں

آرائیں:۔ مہر علم دین۔ مہر فضل دین۔ مہر شاہ محمد مہر کھاگ۔ مہر نور الدین۔ مہر علی بخش۔ مہر ابراہیم

راجپوت:۔ محمد رمضان۔ منشی محمد صاحب۔ مولا بخش

موچی:۔ فقیر محمد۔ رحیم بخش۔ ابراہیم۔ محمد رمضان۔ مہر دین

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) ایم اے رتن باغ۔ لاہور)

تحریک وصیت

چند ماہ ہوئے دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ وصیت کی اہمیت سے غافل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس ضروری اور لازمی کام سے غافل ہونا ایک مومن کا کام نہیں۔ بلکہ ہر مصیبت کے وقت مومن کا قدم آگے ہی بڑھتا ہے۔ اس لئے آؤ اور قدم آگے بڑھاؤ اور اس نظام نو کی عمارت کو کھڑا کرو۔ جس کی تعمیر کے لئے حضور آپ سے کئی بار مطالبہ کر چکے ہیں۔ حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ کہ وصیت کرنا گویا نظام نو کی عمارت کو کھڑا کرنا ہے۔ پس آگے بڑھو اور وصیتیں کرو۔ تا خدا تعالیٰ کے انعامات کی بارشیں ہم پر نازل ہوں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

پتہ مطلوب ہے

بہادر علی صاحب راج پورہ ضلع گورداسپور اپنی خیریت کی اطلاع دیں:۔

(حمید احمد میرٹھ شہر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں مرزا اکمل بیگ صاحب کی طرف سے دعوتِ طعام

ڈھورا کے کنارے مجلس علم و عرفان

(مرتبہ:۔ خورشید احمد صاحب)

ناصر آباد ۸ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جناب مرزا اکمل بیگ صاحب آف نسیم آباد اسٹیٹ نے درخواست کی تھی۔ کہ حضور معہ اہل بیت و چند خدام ان کی طرف سے ڈھورے کے کنارے دعوتِ طعام قبول فرمائیں۔ حضور نے ان کی دعوت کو منظور فرما لیا۔ چنانچہ آج ایک بجے کے قریب حضور بذریعہ کار اور اہل بیت و خدام بیل گاڑیوں پر ڈھورے کے کنارے پہنچے (ڈھورا کئی میل لمبا اور کافی چوڑا ایک قدرتی نشیب مقام ہے۔ جس میں نہروں کا زائد پانی چھوڑا جاتا ہے۔) اس جگہ سے دعوت کے مقام تک پہنچنے کے لئے کشتیوں کا انتظام کیا گیا تھا چنانچہ ایک کشتی پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہل بیت تشریف فرما ہوئے۔ اور باقی دو کشتیوں پر خدام سوار ہوئے۔ دو بجے کے قریب دعوت کے مقام پر پہنچے۔ [illegible]وت کا مقام ڈھورا پر ہی تیار کیا گیا تھا جس کی تیاری اور جملہ انتظامات کے لئے مرزا اکمل بیگ صاحب معہ فیملی ایک دن قبل سے یہاں مقیم تھے۔ حضور کی تشریف آوری پر مرزا صاحب موصوف اور باقی اصحاب نے ہوائی فائر اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کشتی سے اُتر کر اس چھپر کے نیچے تشریف لے گئے۔ جو دھوپ سے بچاؤ کے لئے تیار کیا گیا تھا اہل بیت کے لئے پردہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ دعوت (جو صرف دعوت ہی نہیں بلکہ پکنک بھی تھی) کے جملہ انتظامات مرزا صاحب موصوف کے اخلاص اور حسنِ انتظام کے مظہر تھے۔

نماز ظہر ادا فرمانے کے بعد حضور نے خدام کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد کچھی قوم کے ایک ہندو پٹیل (سردار) سے گفتگو فرماتے رہے۔ جو حضور کی [illegible] کے لئے حاضر ہوا تھا۔ جب اُس نے اظہارِ عقیدت کے طور پر اپنا سر حضور کے پاؤں پر رکھنے کی کوشش کی۔ تو حضور نے اُسے منع فرمایا۔ اور اسلام کی سادہ اور فطرتی تعلیم پیش کرتے ہوئے اسے سمجھایا۔ کہ سر صرف اپنے پیدا کرنے والے پرماتما کے آگے جھکانا چاہیئے۔ حضور کے استفسار پر اس نے بتایا۔ کہ کچھی قوم کون کون سے جانور کھا لیتی ہے۔ اور کون سے نہیں کھاتی حضور نے اسلام کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے اسے بتایا کہ اسلام کے نزدیک بعض جانوروں کو مار دینا ثواب ہے اور بعض کو چھوڑ دینا ثواب ہے۔ حضور نے فرمایا بعض جانور ایسے ہوتے ہیں۔ جو کسی وجہ سے مشتعل ہو کر نقصان پہنچانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اُن کا حملہ کسی ایک شخص تک محدود ہوتا ہے۔ وہ ہر کسی کو نقصان نہیں [illegible] ایسے جانوروں کو بعض حالات میں مار دینا بھی جائز ہوتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ انہیں چھوڑ دینا بھی جائز ہے۔ لیکن جن جانوروں کو ہر کسی پر حملہ کرنے کی عادت ہو۔ اُنہیں ضرور مار دینا چاہیئے۔ بلکہ ہمارے نزدیک اُنہیں نہ مارنا پاپ ہے۔ کیونکہ اگر ایک شخص کسی وجہ سے ان کے حملہ سے بچ بھی جائے۔ تو پھر بھی وہ دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے سے باز نہیں آئے گا۔ جیسے دیوانہ کُتا ہے۔ اب اسے جو شخص اس خیال سے نہیں مارتا۔ کہ میں اُس کے ضرر سے بچ گیا ہوں۔ اسلام کے نزدیک وہ گناہ کا مرتکب ہوا ہے کیونکہ گو وہ خود تو بچ گیا۔ لیکن اُس نے اُسے چھوڑ کر دوسرے لوگوں کو یقیناً خطرہ میں ڈال دیا۔ پس اسلام خالی اہنسا کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ وہ عقل کے ماتحت اہنسا کی تعلیم دیتا ہے۔

حضور نے موجودہ ہندو مسلم اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے اسے نصیحت فرمائی۔ کہ اپنی قوم کو سمجھاؤ۔ کہ لڑائی فساد سے کوئی فائدہ نہیں۔ آخر ہندوؤں اور مُسلمانوں نے اکٹھے ہی رہنا ہے۔ اگر دونوں قومیں اس طرح لڑتی رہیں۔ اور ایک دوسرے سے انتقام لیتی رہیں۔ تو بڑے بڑے لیڈروں کو تو کچھ بھی نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن دونوں طرف سے کروڑوں کروڑ لوگ مارے جائیں گے۔ ہماری طرف دیکھو ہمیں قادیان میں مارا گیا۔ ہماری جائدادیں چھین لی گئیں۔ حتّٰی کہ ہمیں سب کچھ چھوڑ کر لاہور آنا پڑا۔ لیکن باوجود ان تمام مظالم کے ہم نے کبھی بھی کسی ہندو یا سکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ جہاں بھی موقع ملتا رہا ہے۔ ہم نے ہمیشہ ان کو بچانے کی کوشش کی ہے۔

آخر میں اس نے درخواست کی۔ اسے حضور کا جسم دبانے کی اجازت دی جائے۔ حضور نے اسے منظور فرمایا۔ چنانچہ کچھ عرصہ وہ حضور کا جسم دباتا رہا۔ اس کے بعد ایک سندھی مسلمان سے حضور گفتگو فرماتے رہے۔ جو ایک قریبی گاؤں کی مسجد کا امام ہے۔ حضور نے اس سے دریافت فرمایا۔ کہ کہاں کے رہنے والے ہو۔ کیا کام کرتے ہو۔ کتنا پڑھے ہوئے ہو۔ جب اس نے بتایا کہ وہ صرف قرآن مجید ناظرہ پڑھا ہُوا ہے۔ تو حضور نے اُسے نصیحت فرمائی۔ کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کی کوشش کرو۔ جس طرح اگر کسی کی ماں کا خط آئے۔ تو وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ جب تک کہ اسے پڑھ نہ لے۔ یا کسی سے پڑھوا کر سن نہ لے اسی طرح اگر خدا تعالیٰ سے سچی محبت ہو۔ تو جب تک اس کے کلام کے مطلب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھا جا سکتا۔ اس نے وعدہ کیا۔ کہ وہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے کی کوشش کریگا۔ آخر میں اس نے مُسلمانوں کی دین سے عام بے رغبتی اور غربا کی مدد سے بے توجہگی کا ذکر کیا۔ حضور نے اسے اپنی جیب سے چند روپے بطور مدد [illegible] ۴

۴ رحمت فرمائے۔

نماز عصر ادا کرنے کے بعد حضور نے خدام کے ہمراہ چائے نوش فرمائی۔ اور پھر معہ اہل بیت و خدام کچھ رستہ کشتیوں پر اور کچھ کار اور بیل گاڑیوں کے ذریعے طے کرکے بعد نماز مغرب کے وقت واپس ناصر آباد تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ کا مقصد

از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جو اس تاریک و تار زمانے میں کھڑا کیا ہے۔ تو اس سے منشائے الٰہی یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی یہ قائم کردہ جماعت درسِ روحانیت دے کر انسان کو اسی راہِ ہدایت پر گامزن کرے۔ کہ جس پر چل کر عہدِ ماضی میں ہزاروں انسان پستی کے عمیق گڑھے سے نکل کر آسمانِ روحانیت تک جا پہنچے۔ اور انہیں اشرف المخلوقات کے لقب سے ملقب کیا گیا۔

گذشتہ زمانہ میں ربّانی لوگوں کا ہمیشہ یہی دستور العمل رہا ہے۔ کہ وہ فاستبقوا الخیرات پر عمل کر کے نعماءِ روحانیہ کو حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور اُن کا وجود دَورِ ظلمت میں بھولے بھٹکے انسانوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوا ہے۔ آج جماعت احمدیہ بھی اپنے مقصد میں اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے جبکہ وہ اسی شاہراہ کو اختیار کرے۔ جس پر گذشتہ صلحاء چلتے رہے ہیں۔

دَورِ حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی حیثیت ایک مذہبی رہنما اور مقتدار کی سی ہے۔ اور اس کا پیغام کسی خاص قوم یا کسی خاص مُلک کے لئے نہیں۔ بلکہ اس کے قیام کا مقصد ساری دُنیا کو ارشادِ باری صبغۃ اللہ و من احسن من اللہ صبغۃ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے رنگ میں جو سب رنگوں سے اعلیٰ ہے رنگین کرنا ہے۔ اگر جماعت کے تمام افراد اسی مقصد کے حصول میں لگ جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جماعت کی ہر قسم کی مشکلات کو دُور کر دیگا۔ اور قریب ترین زمانہ میں اس کے ہاتھوں مللِ باطلہ کو نیست و نابود کر کے اسلامی نظام کو قائم فرما دے گا۔ کیونکہ خُدا تعالیٰ نے احمدیت کو دنیا میں اسی غرض کے لئے بھیجا ہے۔ تا ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی بُنیاد رکھی جائے۔ اور پھر سے انسان کو انسانیت کا سبق دیا جائے۔ تاکہ وہ اپنی دولتِ ایمان کو نئے سرے سے حاصل کر کے اپنے مولیٰ کے در پر دھونی رما بیٹھے اور معبودانِ باطلہ کی غلامی کا طوق اپنے گلے سے اُتار پھینکے۔

کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ زمانہ دُور ہے جبکہ احمدیت کے ذریعہ یہ رُوحانی انقلاب پیدا ہو گا؟ نہیں نہیں وہ زمانہ تو بالکل قریب آ رہا ہے۔ جبکہ احمدیت اپنے مقصد میں کامیاب ہو گی۔ اور رُوحانی آفتاب کی ضیاپاشیوں سے تاریکی کے بادل پھٹ جائیں گے۔

لیکن ہر کام کے سرانجام پانے میں محنت و کوشش اور وقت درکار ہے۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے مقصد میں ضرور کامیابی کا منہ دیکھے گی اور دُنیا والوں کی زبان پر نغمۂ توحید جاری ہوگا۔ اور عملی طور پر جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کا رُوحانی منظر انسان اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریگا۔

لیکن یہ عظیم الشان اور ایمان افروز تغیر اس وقت تک دُنیا میں ظہور پذیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ جماعت احمدیہ کے زن و مرد صفات الٰہیہ کے مظہر نہیں بن جاتے اور تخلقوا باخلاق اللہ کے مطابق اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے اخلاق پیدا نہیں کر لیتے۔ درحقیقت جماعت احمدیہ کے قیام کا یہی مقصد ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ۴۱/۲۴ یعنی جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اس پر استقامت اختیار کی ان پر فرشتے نازل ہونگے۔ (جو انہیں تسلی دینگے) کہ تم خوف مت کھاؤ۔ اور نہ غمگین ہو۔ اور تمہیں بشارت ہو۔ اس جنت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔

جبکہ اسی دُنیا میں ایمان والوں کو خدا تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ یہ تسلی دیتا ہے۔ کہ وہ خوفزدہ اور غمگین مت ہوں۔ ان کے لئے یہ مژدہ ہے۔ کہ جس جنت کا وہ وعدہ دئے گئے ہیں۔ اُنہیں مل کر رہے گی پھر کونسی طاقت ہے جو احمدیہ جماعت کے مقصد میں حائل ہو سکے اور اُسے ایثار و قربانی کے میدان میں آنے سے روک سکے ہاں خُدا تعالیٰ کی طرف سے بعض اوقات مومنوں پر کچھ ابتلاء آتے ہیں۔ لیکن وہ محض امتحان کے طور پر ہوتے ہیں۔ وہ اسلئے نہیں آتے۔ کہ اہل اللہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں بلکہ اُن کے آنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مومن لوگ اور بھی ثابت قدم ہوں۔ اور پیش آمدہ تکالیف اور مصائب کا تندہی سے مقابلہ کریں۔ اور یہی امر اصل میں خُدا تعالیٰ کے فضلوں اور ان کی رحمتوں کا جاذب ہوتا ہے۔ جب مومنوں پر ایسے دن آتے ہیں تو وہ گھبراتے نہیں۔ بلکہ ابتلائیات میں اور بھی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ تاریک رات کے بعد یقیناً صبح صادق کا ظہور ہوگا۔ اور ہمارے لئے باب رحمت وا کیا جائے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصّٰبرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون (پ۲ ع۳)

یعنی ہم امتحان لیں گے خوف اور بھوک اور مال و جان اور پھلوں کے نقصان سے لیکن بشارت ہے صبر کرنیوالوں کیلئے کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ

ہم تو اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہمارا لوٹنا اسی ہی کی طرف ہے۔ ایسے لوگوں پر ان کے ربّ کی طرف سے رحمتیں ہیں در حقیقت یہی لوگ ہدایت پر ہیں۔

پس یہ سُنت اللہ ہے۔ کہ روحانی جماعتیں طرح طرح کی مشکلات میں سے گذر کر ہی ترقی کیا کرتی ہیں۔ جس قوم نے بھی دُنیا میں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کی۔ بجز قربانیوں کے نہیں کی۔ ... طرح ہو سکتا ہے کہ وہ جماعت جس ... تمام ... اور بحری ممالک کے باشندوں کو مرکز وحدت پر لانا ہو۔ بغیر جانی اور مالی قربانیوں کے اپنے مقصد میں کامیاب و کامراں ہو جائے۔

لہٰذا جماعت احمدیہ کے لئے یہ لابدی امر ہے کہ وہ کمر ہمت باندھ لے۔ اور رات دن ایک کر کے اپنے مقصد کے حصول میں لگ جائے۔ ورنہ با مردیگر اگر ہم اپنی ذمہ واری کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ اور مشکلات کو دیکھ کر گھبرا اُٹھیں۔ تو ایسی حالت میں صدیوں بھر بھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔

آج جبکہ مادی اقوام اپنے پست مقصد کی خاطر اس قدر کوشاں نظر آتی ہیں۔ تو ہم جنہوں نے دُنیا کی کایا پلٹنی ہے۔ اور اسلامی تمدّن کو اسکی اصل شان میں قائم کرنا ہے ہمیں کس قدر اپنے حوصلوں اور ارادوں کو بلند کرنا چاہیئے جب تک ہر احمدی مذہبی دیوانگی اپنے اندر پیدا نہیں کر لیتا اور اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے اپنے تئیں مستعد نہیں پاتا۔ اور عملاً اسلامی اخلاق کو اپنا نہیں لیتا۔ اس وقت تک ہم دُنیا والوں کی نگاہ میں قابل تقلید نمونہ نہیں ٹھہر سکتے۔

ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم فرمانِ الٰہی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نقش قدم پر چلیں اور اسلامی اُصولوں پر کاربند ہوں تا دُنیا ہمارے اس عمل کو دیکھ کر اسلام کے چشمۂ فیض سے بہرہ ور ہو سکے۔ اور پھر وہی دورِ رُوحانیت دُنیا میں عود کر آئے۔ جو ہمارے مقدّس رسول حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے مبارک زمانہ میں تھا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی غرض کے لئے بھیجا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے قیام کا بھی یہی مقصد ہے۔

مطب تحریکِ جدید کے متعلق

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جن دوستوں کے ذمہ مطب تحریکِ جدید کے انچارج ملک نذیر احمد صاحب ریاض بقے کی کوئی رقم قابلِ ادا ہو۔ وہ انہیں ادا کرنے کی بجائے مطب تحریک جدید کے کھاتہ دفتر محاسب میں جمع کرا دیں یا براہ راست دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔
وکیل الدیوان تحریکِ جدید جسونت بلڈنگ لاہور

پتہ مطلوب ہے

ماہر خدا بخش۔ قادر بخش۔ غلام محمد۔ ماسٹر محمد دین۔ عبد الوہاب اور عبد الغفور صاحبان آف چھبیاں ضلع ہوشیار پور۔ جہاں کہیں بھی ہوں اطلاع دیں۔
شہباز خاں معرفت مولوی محمد شفیع صاحب ننکانہ ضلع شیخوپورہ

احمدیت درحقیقت نام ہے اُس اسلام کا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں لائے

(۱) فرمایا "میں بتا چکا ہوں۔ کہ اس تحریک کی غرض عارضی نہیں۔ وقت آ رہا ہے۔ جب ہمیں ساری دُنیا کے دُشمنوں سے لڑنا پڑے گا۔ دُنیا سے مُراد میری یہ نہیں۔ کہ ہر فرد سے لڑنا پڑے گا۔ کیونکہ ہر قوم اور ہر مُلک میں شریف لوگ بھی ہوتے ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ تمام ممالک میں ہمارے لئے راستے بند کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

(۲) پس ہماری جنگ ہندوستان تک محدود نہ رہے گی۔ بلکہ دوسرے مُلکوں میں بھی ہمیں اپنے پیدا کرنے والے اور حقیقی بادشاہ کی طرف سے جنگ کرنی ہو گی۔"

(۳) "اگر تو احمدیت کوئی سوسائٹی ہوتی۔ تو ہم یہ کہہ کر مطمئن ہو سکتے تھے۔ کہ ہم اپنے حلقہ اثر کو محدود کر لینگے اور جہاں جہاں احمدی ہیں۔ وہ سمٹ کر بیٹھ جائینگے"

(۴) "مگر مشکل یہ ہے۔ کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے۔ کہ جو بات اس کی طرف سے آتی ہے اسے ساری دُنیا میں پونچائیں۔ اور ہم نے اُسے پونچانا ہے ہمارا پروگرام وہ نہیں۔ جو ہم خود تجویز کریں۔ بلکہ ہمارا پروگرام ہمارے پیدا کرنے والے نے بنایا ہے۔ اور ہم اس میں کوئی شوشہ بھی کم و بیش نہیں کر سکتے"۔

۵۔ پس حقیقت یہ ہے۔ کہ احمدیت ایک مذہبی تحریک ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں اسلام کا دوسرا نام ہے۔ کوئی نیا مذہب نہیں۔ صرف نام کی شناخت کے لئے احمدیت کا لفظ بولا جاتا ہے۔ ورنہ احمدیت درحقیقت نام ہے۔ اس اسلام کا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں لائے۔ بعض مسلمانوں کی دست برد سے اس میں کئی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا۔ اور آپ کو قرآن کریم کی وہی تشریح سمجھائی۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھائی تھی۔ پس یہ نام صرف امتیاز کے لئے ہے۔ ورنہ احمدیت کوئی حقیقت نہیں۔ جب تک اس کا ترجمہ اسلام نہ کریں۔"

(۶) "اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا اسلام میں کوئی کمی و بیشی ہو سکتی ہے۔ کیا اس میں کوئی تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ کیا قرآن کا کوئی شوشہ بھی بدلا جا سکتا ہے۔ اگر یہ ہو سکتا ہے۔ تو ہم بھی خیال کر سکتے ہیں۔ کہ ہم اپنے کلام کی تجاویز اور تفاصیل حالات کے مطابق ڈھال لینگے۔ لیکن جب یہ غلط ہے۔ کہ اسلام میں کوئی ردوبدل ممکن نہیں۔ تو یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ ہم اپنے پروگرام کو اپنے حالات کے مطابق ڈھال لیں گے۔ پس ضرورت صرف نقطہ نگاہ کی تبدیلی کی ہے۔ اسلام احمدیت کا نام ہے۔ وہی اسلام جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں لائے۔

(۷) "غرض انسان کی پیدائش کی غرض یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نور کو ظاہر کرے۔ اور جب اس نور کے پھیلنے میں کوئی روک پیدا ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی جماعت کو کھڑی کر دیتا ہے۔ جو صیقل کرنے والی ہوتی ہے۔ اس کا کام یہی ہوتا ہے۔ کہ خدا کے نور کو پھیلائے۔ پس احمدیت خدا کے نور کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔"

(۸) "تم اچھی طرح سمجھ لو۔ جب تمہاری بعثت کی غرض ہی خُدا کے نور کو پھیلانا ہے۔ اور اس کے راستہ میں حائل شدہ روکوں کو دُور کرنا ہے۔ تو تمہاری قربانیوں کی کوئی مقدار مقرر نہیں کی جا سکتی۔ اور کیا یا کیوں۔ یا کیسے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو اس خیال سے قربانی میں شامل ہوتا ہے۔ کہ ایک یا دو سال کے بعد یہ ختم ہو جائیگی۔ اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ بالکل شامل نہ ہو۔"

(۹) "میں نے یہ تحریک قُربانی ختم کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اعلیٰ قربانیوں کے لئے تیار کرنے اور ان کی مشق کرانے کے لئے جاری کی ہے۔"

(۱۰) "انسانوں کی طرح بعض اموال بھی بابرکت ہوتے ہیں۔ اور برکت والا مال وہی ہو سکتا ہے۔ جس کے پیچھے اخلاص کی رُوح ہو۔ جو آج اور کل کو دیکھتا ہے وہ میرے لئے دیتا ہے۔ نہ خدا کے لئے۔

اس لئے اس کے مال میں برکت نہیں ہو سکتی۔ پس کسی انسان کی خاطر قُربانی کرنا۔ کوئی فائدہ نہیں پونچا سکتا قُربانی وہی مفید ہو سکتی ہے۔ جو خُدا کیلئے ہو۔"

(۱۱) "یاد رکھو۔ کہ نیکی جتنی جلدی کی جائے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ جو لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ آخر میں دیدینگے۔ بعض اوقات وُہ دے ہی نہیں سکتے۔ بعض نے مجھے خطوط لکھے ہیں کہ ہم نے خیال کیا تھا۔ کہ بعد میں دیدینگے۔ مگر بدبختی سے ملازمت جاتی رہی۔ یا آمد کے دوسرے ذرائع بند ہو گئے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ سال کے آخر میں دے دینگے۔ جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وُہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پس پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ جو شخص آج دیتا ہے۔ وُہ اگلے دسمبر میں دینے والے سے گیارہ ماہ قبل کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں۔ کہ اسے چھوڑا جا سکے۔ جو لوگ ایک دن ملازمت میں پہلے داخل ہوتے ہیں۔ وُہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو۔ کہ خُدا کے انعام پہلے اس پر ہونگے۔ جو پہلے شامل ہوتا ہے۔ سوائے کسی ایسی مجبوری کے جو خدا کے ہاں بھی مجبوری ہو۔ لیکن مجبوری وُہ نہیں۔ جو انسان خود قرار دے لے"۔

پس آپ تحریک جدید کے چندہ کو ۲۱ مارچ تک پورا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ سوائے کسی ایسی مجبوری کے جو خُدا کے ہاں بھی مجبوری ہو۔ لیکن مجبوری وہ نہیں جو خود آپ اپنے لئے قرار دے لیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ہمارا وطن

از مکرم عبد المنان صاحب شاد مہاجر قادیان۔ گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ

قادیاں تو تخت گاہِ احمدِ موعود ہے	تیرے ہر ذرہ میں رحمت کا نشاں موجود ہے
تیرے ہر گوشے میں چلتی ہے ہوا تقدیس کی	زندۂ جاوید تجھ سے ہے فضا تقدیس کی
سرزمیں تیری جہاں میں نور کا کاشانہ ہے	اسلئے ہر احمدی تیرے لئے دیوانہ ہے
یاد تیری ہر گھڑی رہتی ہے دل میں موجزن	اے خوشا وہ دن کہ تجھ میں آئینگے ہم اے وطن
آئینگے تیری مقدس سرزمیں میں آئینگے	اور محبوب خُدا کی تخت گہ چمکائینگے

آئینگے ہم پرچم اسلام لہراتے ہُوئے
اور صدائے لاتذر سے خُوں گرماتے ہُوئے

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ پاکستان کیطرف سے انکی مساعی کی رپورٹیں بہت ہی کم تعداد میں وصول ہو رہی ہیں۔ بہت سے مقامات ابھی ایسے باقی ہیں جہاں نوجوانوں نے مجلس تو بنا لی ہے مگر ابھی تک کام شروع نہیں کیا۔ ہمارے سامنے اسوقت اپنی از سر نو تنظیم کا کام سب سے اہم ہے۔ مشرقی پنجاب سے آکر ہمارے نوجوان مختلف علاقوں میں بکھر گئے ہیں۔ اور انہوں نے مرکز کو اپنی رہائش کے مقام سے آگاہ نہیں کیا۔ حالانکہ جماعتی لحاظ سے یہ سب سے پہلا کام تھا۔ تا مرکز بوقت ضرورت انکو آسانی سے ہدایت بھجوا سکتا۔ یا جمع کر سکتا۔ میں اس نوٹ کے ذریعہ تمام ان احمدی نوجوانوں کو مخاطب کرتا ہوں جنہوں نے ابھی تک یا تو اپنی تنظیم نہیں کی یا تنظیم تو کر لی ہے۔ مگر کام شروع نہیں کیا۔ یا مرکز کو اپنے متعلق اطلاع نہیں دی۔ وُہ جلد اپنی تنظیم مکمل کر کے مجلس کے پروگرام پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ اور اپنی رپورٹیں مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تا انکو اسکے متعلق ضروری اور تازہ واقفیت بہم پہنچائی جا سکے۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کا پتہ یہ ہے۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ... میکلوڈ روڈ۔ لاہور۔

وقف پندرہ روزہ اور جماعت احمدیہ

دنیا میں کسی قوم کی ترقی کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ اس کا رہنما قوم کا سچا غمگسار اور ہر قسم کی قربانی کرنے والا اور بہترین دماغ کا مالک ہو۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ خود قوم بھی قربانی ایثار اور اپنے لیڈر سے محبت کے مقام میں دیوانگی کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ جس قوم نے اس اصول کو نہ سمجھا۔ وہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن کئے جانے کے قابل نہیں۔ آج سے تیرہ سو سال (۱۳۰۰) پہلے کے واقعات پر جب ہم نظر کرتے ہیں۔ تو حیرت ہوتی ہے۔ کہ روحانیت اور ایمان کے اثرات کس قدر مستحکم تھے کہ صرف اتنی سی آواز پر کہ "اے انصار خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے" صحابہ کرامؓ نے اپنی جان سے زیادہ عزیز اور قیمتی سواریوں کی گردنیں کاٹ کر رکھ دیں۔ اور حضور مقبول صلعم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ ان کی واپسی کسی تقریر کے سننے کے لئے نہ تھی۔ کسی مال غنیمت کے حصول کے لئے نہ تھی۔ اُن کی واپسی کسی زبانی مشورہ کے لئے نہ تھی بلکہ اُن کی واپسی اپنا خون بہانے کے لئے تھی۔ اپنی گردنیں کٹانے کے لئے اپنی بیویوں کو بیوائیں بنانے اور اپنے بچوں کو یتیم بنانے کے لئے تھی۔ یہ تھا زمانہ نبوت کا عشق و محبت اور قربانی کا جذبہ جو صحابہؓ کے دلوں میں موجزن تھا۔ زمانہ خلافت کے جذبات بھی کم نہ تھے۔ حضرت عمرؓ کی کسی مجلس میں رؤسا مکہ کی اولاد سے چند نومسلم نوجوان بیٹھے تھے۔ کہ صحابہ باری باری آنے شروع ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان نوجوانوں کو کہا۔ کہ ان کو جگہ دو یہ فلاں صحابی ہیں اور باری باری یہی فقرہ دہرایا۔ حتیٰ کہ وہ نوجوان جوتیوں کے قریب پہنچ گئے۔ ان سے ایسی یہ ذلت نہ دیکھی گئی انہوں نے کھڑے ہو کر حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ کیا اس ذلت کا کوئی علاج ہے۔ آپ نے شام کے علاقہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہاں اس طرف۔ ان دنوں وہاں جنگ ہو رہی تھی۔ یہ لوگ بلا کوئی مزید بات کئے لیس ہو کر اس طرف روانہ ہو گئے۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ ان میں سے زندہ کوئی واپس نہ پھرا۔

ہمیں تاریخ یہ نہیں بتلاتی کہ ان کا کوئی اور دنیا میں عزیز بھی تھا یا نہ۔ اُن کے بھی بیوی بچے تھے یا نہ۔ اُن کو بھی اپنے وطن سے محبت تھی یا نہ۔ اُن کو بھی عیش و عشرت کے سامان مہیا تھے یا نہ۔ لیکن عقل یہ بتلاتی ہے۔ کہ ان کا سب کچھ تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا جذبہ ان کو ان سب باتوں سے بے پرواہ کئے ہوئے تھا۔ اور انہوں نے اپنے ناموں کو اپنی قربانی سے ہمیشہ کے لئے زندہ کر لیا۔

آج جماعت احمدیہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دوبارہ روشن کرنے کے لئے قائم کی ہے۔ لازماً انہی اصولوں پر عمل کرنے سے ہم بھی حیات جاودانی حاصل کر سکتے ہیں۔

آج ہم میں خدا کا خلیفہ حضرت محمود ایدہ اللہ الودود موجود ہیں۔ جو ہمیں خدا کی طرف بڑھنے کے لئے رہنمائی فرماتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہر احمدی سالانہ ۱۵ دن وقف کر کے تبلیغ پر صرف کرے۔ اس آواز کو نظارت دعوۃ و تبلیغ بلند کرتی ہے کہ اسے جماعت احمدیہ خدا کا خلیفہ تمہیں بلاتا ہے۔ اور مبارک ہیں وہ جو اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی معذوریوں کی سواریوں کی گردنیں کاٹ کر خدا کی رضا کے حصول کے لئے آگے بڑھتے ہیں معذوریاں پیش کرنے والے نہ پہلے کبھی سرخرو ہوئے نہ اب ہو سکتے ہیں۔ اور ہماری دعا ہے کہ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

"مرکز پاکستان" ۔ تحریک چندہ پانچ لاکھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چھ ماہ کا عرصہ ہوا۔ مرکز پاکستان کے لئے پانچ لاکھ کی تحریک فرمائی تھی۔ اور اس موقعہ پر جماعتوں کے نمائندوں نے اپنی طرف سے اور اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے وعدے لکھوائے تھے۔ اور بعض نمائندوں نے واپس جا کر اپنے وعدے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ اب تک اس تحریک میں قریباً -/۲۹۰۰۰ روپے کے وعدے آئے ہیں۔ حالانکہ اس وقت تک پوری رقم کے وعدے آ جانے چاہئیں تھے۔ گویا وعدوں کی رفتار بہت سست ہے۔ اس لئے سکرٹریان مال کی توجہ کی ضرورت ہے۔ کہ وہ تمام افراد جماعت سے وعدے لیکر بھجوائیں۔ تا یہ رقم جلد از جلد پوری ہو جائے۔ اور اس کی وصولی کا بھی خاص انتظام فرمائیں۔ کیونکہ موجودہ حالات کے پیش نظر روپیہ کی اشد ضرورت ہے (نظارت بیت المال)

ضرورت — اگر کوئی احمدی مہاجر حکیم اپنا پرائیویٹ کاروبار کرنے کی خواہش رکھتے ہوں تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے فیصلہ کر لیں۔ میجر ملک محمد حسین صاحب چک $\frac{123}{6.R}$ ڈاکخانہ فقیر والی ریاست بہاولپور (ناظر امور عامہ)

احمدی وکلاء صاحبان کیلئے ایک نادر موقعہ

موضع بھکر ضلع میانوالی میں ان دنوں صرف ایک وکیل ہیں۔ مگر یہاں پر ایس۔ ڈی۔ او۔ سب جج۔ تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی عدالتیں ہیں۔ جو ایک وکیل کے کام سے بہرحال زیادہ ہیں۔ اس لئے احمدی وکلاء صاحبان کو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مزید تفصیلات چوہدری فضل احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بھکر سے دریافت کی جا سکتی ہیں۔ (ناظر امور عامہ)

ایک غلطی کی تصحیح

میرا مضمون "ہمارا تعلیم الاسلام کالج" جو آج مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۸ء کے الفضل میں چھپا ہے۔ اس میں دو غلطیاں رہ گئی ہیں۔

(۱) شروع میں جو آج کا لفظ آتا ہے۔ کہ آج میں نے تعلیم الاسلام کالج دیکھا۔ اس کے نیچے تاریخ ۹ مارچ ۱۹۴۸ء درج تھی۔ مگر وہ اخبار میں لکھے جانے سے رہ گئی۔

(۲) اطلبوا العلم ولو بالصین والی حدیث میں غلطی سے الصین (چین) کا ہجا س سے لکھا گیا ہے۔ حالانکہ صحیح ہجا ص سے ہے (حضرت) مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور

اعلان تقسیم ترکہ

مولوی عبد اللہ ناصر الدین صاحب مرحوم آف بگول ضلع گورداسپور کے ترکہ منقولہ و غیر منقولہ کی شرعی تقسیم کرنے کے لئے مرحوم کے بیوہ اور تایازاد بھائی عبد الرشید خان صاحب نے درخواست دی ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مرحوم کے جملہ ورثاء اور قرضخواہ (اگر کوئی ہوں) ۳۱ مارچ تک اپنے پتے اور مطالبات وغیرہ بالتفصیل لکھ بھیجیں۔ تاریخ مذکورہ کے بعد ترکہ تقسیم کر دیا جائے گا۔ (قاضی سلسلہ احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

اعلان

مندرجہ ذیل احباب کو افریقہ سے پرمٹ منگوا کر دیئے گئے تھے۔ یہ احباب مجھے مطلع کریں۔ کہ اب افریقہ جانے کو تیار ہیں یا نہیں۔ اُن کے پرمٹ اُن کے پاس ہیں۔ یا گم ہو گئے ہیں۔ کیا پاسپورٹ بنوا رہے ہیں۔ یا بن چکا ہے۔

(۱) احمد دین صاحب ولد محمد الدین صاحب (۲) شمس الدین ولد فتح الدین صاحب (۳) عطا محمد صاحب ولد دین محمد صاحب (۴) عبد الرحمٰن ولد مولا بخش صاحب (۵) محمد اسمٰعیل ولد فضل دین صاحب (۶) عبد المجید صاحب ولد مولا بخش صاحب (۷) ناصر احمد ولد نیاز احمد صاحب

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

محمد سلیم صاحب سابق کلرک اپرسٹ دفتر امور عامہ و امور خارجہ کافی دنوں سے بلا اطلاع و اجازت دفتر سے غیر حاضر ہیں۔ ان کے متعلق قبل ازیں بھی اخبار میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ فوراً دفتر میں حاضر ہو کر حساب فہمی کریں۔ لیکن وہ تاحال دفتر میں حاضر نہیں ہوئے۔ لہذا آپ انہیں بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً دفتر امور عامہ میں حاضر ہو جائیں۔ ورنہ اُن کے خلاف سخت قدم اٹھایا جائیگا۔ نیز جن دوستوں کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ اگر انہیں اُن کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ تو وہ بھی ضرور اطلاع دیں۔ ان کے والد صاحب کا نام کریم خان صاحب تھا۔ اور اُن کے بڑے بھائی محمد حسین صاحب گذشتہ دنوں قرآن میں جوڈیشل کلرک تھے۔ (ناظر امور عامہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔

لاہور میں مرکزی لیبارٹری قائم کیجارہی ہے

لاہور ۱۱ مارچ۔ مغربی پنجاب کی حکومت جلد ہی تمام اضلاع میں انتقال خون کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینے والی ہے۔ یہ سکیم تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور اس سلسلے میں پہلا عملی اقدام یہ ہے کہ لاہور میں انتقال خون کا ایک صوبائی افسر مقرر کر دیا گیا ہے۔

اس نظام کے ماتحت لاہور میں ایک مرکزی لیباٹری قائم ہوگی۔ اور اضلاع میں چھوٹی لیبارٹریز اور انتقال خون کے یونٹ قائم ہوں گے۔ جہاں خون کے انتقال کے لئے بلڈ بنک کھولے جائیں گے۔

ان یونٹوں کا جمع کردہ زائد مقدار کا خون لاہور کی لیبارٹری میں پہنچا دیا جائے گا۔ جہاں اس کو محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جائے گا۔ آٹھ اضلاع کے یونٹوں کے لئے حکومت منظوری دے چکی ہے۔

انتقال خون کا کام پہلے پہل لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں لفٹیننٹ کرنل ہیز نے غیر سرکاری حیثیت میں شروع کیا تھا۔ یہ ۱۹۳۹ء کا ذکر ہے۔ ۱۹۴۲ء میں حکومت پنجاب نے اس کام کے لئے بجٹ میں انتظام کر دیا اور ایک سرکاری میڈیکل افسر کا تقرر عمل میں آیا۔ ۱۹۴۵ء میں اس لیبارٹری میں انتقال خون کے دو افسر اپنے ماتحت سٹاف کے ساتھ کام کر رہے تھے اور انہوں نے دو سال کے عرصہ میں چھ ہزار افراد سے خون کا عطیہ وصول کیا۔ یہ یونٹ آئندہ بھی میو ہسپتال لاہور میں کام کرتا رہے گا۔ مگر اس کی نگرانی صوبائی افسر کے ذمہ ہوگی۔ (ا۔پ)

مغربی پنجاب میں تعلیمی ٹیکس لگانے کی تجویز

لاہور ۱۱ مارچ۔ صوبے میں ورنیکلر تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر مغربی پنجاب کی حکومت ایک خاص تعلیمی ٹیکس عائد کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ اس ٹیکس کی شرح اور تشخیص کا مسئلہ ابھی زیر غور ہے۔

ورنیکلر ٹیچروں کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے کے باعث صوبے کے تعلیمی اخراجات کافی بڑھ جائیں گے۔ مالی سال رواں کے دوران میں اس مد کا مکرر خرچ ۱۷ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ آئندہ پانچ سال میں ٹیچروں کی سالانہ ترقیوں کا خرچ تیس لاکھ روپیہ ہوگا۔ اس تخمینہ میں لازمی پرائمری تعلیم کی کسی سکیم کے اخراجات شامل نہیں کئے گئے اور یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ حکومت کا اس سلسلے میں ایک خاص ٹیکس عائد کئے بغیر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہے۔ (ا۔پ)

پاکستانی علاقے میں سکھوں کے پے در پے حملے

لاہور ۱۱ مارچ۔ آج تھانہ برکی کیطرف سے سکھوں کی چیرہ دستی کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ ایک جتھے نے موضع روڑی جلیبیاں سنگھ میں داخل ہو کر ایک مسلمان کو برچھیوں سے ہلاک کر دیا جب مرحوم کا باپ اور ایک اور آدمی موقع پر پہنچے تو انہیں بھی گولیوں کا نشانہ بنا دیا گیا۔ اس سے پہلے موضع گھونڈیں میں بھی ایک مسلمان ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ ہوم گارڈ جب مسلمان پہنچے تو حملہ آور رفو چکر ہو چکے تھے۔ یہ لوگ اپنے ساتھ دو بھینسوں اور دو گدھوں کے علاوہ چار آدمیوں کو بھی لے گئے (ا۔پ)

حیدرآباد کے وزیر اعظم تمام پارٹیوں کی کانفرنس طلب کریں گے!

حیدرآباد دکن ۱۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے وزیر اعظم مسٹر لائق علی تمام پارٹیوں کی کانفرنس منعقد کرنے کے سلسلے میں ابتدائی انتظامات مکمل کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس کے انعقاد سے ان کا مقصد یہ ہے کہ ایسی حکومت بنائی جا سکے کہ جس میں ہر طبقہ کو نمائندگی حاصل ہو۔ اس سلسلے میں ریاستی کانگریس مجلس اتحاد المسلمین۔ آزاد ترقی پسند عوام کی پارٹی پست اقوام کی ایسوسی ایشن۔ اچھوت اقوام کی فیڈریشن۔ اور لبرل پارٹی کو اپنے اپنے نمائندے بھیجنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ یہ کانفرنس ان ذرائع پر غور کرے گی کہ جن کے ذریعہ ایک ایسی نمائندہ مجلس کی تشکیل ہو سکے کہ جو آئندہ ریاست کا آئین تیار کرے۔

خیال ہے کہ حکومت اپنی طرف سے کوئی فارمولا تجویز نہیں کرے گی۔ بلکہ مختلف لوگ مل کر خود کوئی فارمولا تجویز کریں گے۔ لیکن ان کو یہ اشارۃً بتا دیا جائے گا کہ وہ نظام کے اختیارات کے متعلق اس فارمولے میں کوئی تذکرہ نہ کریں۔

ایک سرکاری ترجمان نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ دہلی میں حالیہ گفتگو کے دوران میں حکومت ہند نے ذمہ دار حکومت کے قیام کا سوال اٹھایا تھا۔

(اسٹار)

اسلامی جمہوریت اشتراکیت سے بہرحال بہتر ہے

کراچی ۱۱ مارچ۔ بلوچستان مسلم لیگ کے صدر قاضی عیسےٰ نے ایک بیان کے دوران میں آل پاکستان پیپلز پارٹی کے مینی فسٹو پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں آزاد سوشلسٹ ریپبلک کی یونین کا مطالبہ شاید روس کی شہ پر کیا جا رہا ہے۔ اس مطالبہ کی بنیاد یہ قائم کی گئی ہے کہ مسلم لیگ کا نصب العین حاصل ہو جانے کے بعد اب اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

قاضی عیسےٰ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ خان عبد الغفار خاں و مسٹر جی۔ ایم سید اور دوسرے لوگ روس کو اپنے خوابوں کا ملک سمجھتے ہوں گے۔ لیکن ہمارے پاس تقلید کرنے کے لئے اس سے بہتر تعلیم موجود ہے۔ میرا مطلب اس اسلامی جمہوریت سے ہے جو خلفاء راشدین کے زمانے میں موجود تھی۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ روس میں ہوتے اور حکومت کے خلاف خیمہ زن ہوتے۔ تو ان کا کیا حشر ہوتا۔ میرے خیال میں حکومت ان کو پروان چڑھنے سے پیشتر ہی ختم کر ڈالتی۔ پاکستان میں بھی ہم لوگ یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ کوئی ہمارے ملک کو نقصان پہنچائے اور ہم اپنے ملک کی اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے حفاظت کریں گے۔ ہم عوام میں حقیقی اسلامی جمہوریت کا جذبہ پیدا کریں گے اور دنیا کو یہ بتائیں گے کہ اقلیتوں کے ساتھ عمدہ سلوک کس طرح کیا جاتا ہے اور کس طرح ان کو امن و عزت کے ساتھ رہنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ مسلم لیگ کا مقصد اسلام اور انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ پس وہ لوگ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اب اس کا کوئی مقصد نہیں رہا ہے۔ اس کے برخلاف ابھی مسلم لیگ، اپنے طویل مگر پُر فتوح سفر کی پہلی منزل میں پہنچی ہے۔ اسلام کے پیش کردہ نظام کی موجودگی میں ہمیں کوئی دنیوی نظام خواہ وہ مغربی جمہوریت ہو یا روسی اشتراکیت کی طرف مائل نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے ہاتھ میں مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اور وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ (اسٹار)

ایک کروڑ اشخاص کے گھریلو استعمال کیلئے صاف پانی مہیا کرنیکی سکیم

لاہور ۱۱ مارچ۔ مغربی پنجاب میں پانی کی بہم رسانی کی کئی سکیمیں زیر تکمیل ہیں۔ جب یہ مکمل ہو جائیں گی تو قریباً ایک کروڑ آدمیوں کے لئے گھریلو استعمال کے لئے صاف پانی مہیا ہو سکے گا۔ یہ سکیمیں تعمیرات عامہ کے پانچسالہ پلین کا جزو ہیں۔ ان سکیموں کے ماتحت نئے کنوئیں اور ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ موجودہ کنوؤں کی اصلاح کی جائے گی۔ اور بعض دیہاتی رقبوں میں پانی کے نل لگائے جائیں گے۔

لالہ موسیٰ اور ڈنگا میں پانی کی بہم رسانی پر ساڑھے تین لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ نلوں کے ذریعے پانی کی بہم رسانی کا انتظام ۳۵ دیہات میں کیا جا رہا ہے۔

پانچ اضلاع کے پہاڑی رقبوں میں ہر سال ایکہزار فٹ تک زمین میں سوراخ کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان سوراخوں سے پانی نکالا جائے گا۔ (ا۔پ)

مارسیلز میں خفیہ اسلحہ خانہ کا سراغ

مارسیلز ۱۱ مارچ۔ مارسیلز کی ایک بند فیکٹری میں سے پولیس نے اسلحہ کے متعدد ٹن وزنی بکس برآمد کئے۔ جن پر فلسطین درج تھا۔ اس کے بعد تین گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں۔ ان بکسوں میں سے رائفل مشین گن اور دستی بموں کے بکس بھی برآمد ہوئے۔ پولیس کا بیان ہے کہ ان میں سے کچھ ہتھیار بذریعہ پیراشوٹ فرانس میں اتارے گئے تھے۔

پولیس کا خیال ہے کہ یہ اسلحہ اشتراکی وسائل سے یہاں پہنچا تھا۔ جن لوگوں کو حراست میں لیا گیا ان میں سے اکثر اشتراکی ہیں۔ (اسٹار)

نٹال میں ہندوستانی بچے تعلیمی سہولتوں سے محروم ہیں

لنڈن ۱۰ مارچ۔ انڈین لیگ کی جنوبی افریقہ کمیٹی نے خبر دی ہے کہ نٹال میں ۳۰ ہزار ہندوستانی بچوں کو کسی قسم کی بھی تعلیمی سہولتیں نہیں مل رہیں اور پرائمری اور سکینڈری اسکولوں میں ہندوستانی بچوں کے لئے جگہوں کی قلت ہے۔ نٹال انڈین نے صوبائی انتظام کے خلاف احتجاج کیا ہے اور اس سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہندوستانی بچوں کے لئے نئے اسکول کھولے اور فی الحال اس عرصہ میں اس قلت کو وقتی طور پر دور کرنے کا انتظام کرے۔ (اسٹار)

آسٹریلوی ہائی کمشنر کا عزم حیدرآباد

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ ہند میں آسٹریلوی ہائی کمشنر سر آئیون میکے کل نئی دہلی سے حیدرآباد کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ وہاں بذریعہ ہوائی جہاز ایک مختصر دورہ پر جا رہے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ وہاں سے واپس آنے کے کچھ عرصہ بعد آسٹریلیا جائیں گے (اسٹار)

بن ہیودہ سٹریٹ کے واقعہ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں

لنڈن ۱۰ مارچ۔ آج برطانوی دار العوام میں انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ نے بیان کیا کہ بن ہیودہ سٹریٹ میں ہمارے ۲۰ آدمی ہلاک ہوگئے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ہمارا اس حادثہ سے کوئی تعلق نہ تھا (رائیٹر)

پنڈت نہرو کو گزند پہنچانے کی جستجو

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ آج پولیس نے ریاست اندور کے ایک باشندے کو جس پر وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو کی کوٹھی کے ارد گرد گھومنے اور مان سنگھ روڈ پر ان کی کار کو کھڑا کرنے کا الزام ہے گرفتار کر لیا۔

(ا۔پ)

مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی کو اسمبلی میں شمولیت کی اجازت مل گئی۔

مسٹر آئنگر کی مدد کے لئے فسادات کے متعلق رپورٹ تیار کی جا رہی ہے

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۰۶ء سے لے کر ۱۹۴۸ء تک واقع ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق انڈین یونین حقائق جمع کر رہی ہے۔ جو ایک رپورٹ کی صورت میں ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر کو لیک سکیس روانہ کر دیئے جائینگے۔ مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران میں مسٹر آئنگر اس رپورٹ سے مدد لے سکیں گے۔ (گلوب)

مسئلہ کشمیر کا اس ہفتہ تصفیہ ہو جائیگا

لنڈن ۱۱ مارچ۔ اخبار "ڈیلی میل" کے نامہ نگار نے راولپنڈی سے اطلاع دی ہے۔ کہ یہاں یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ اس ہفتہ لیک سکیس میں مسئلہ کشمیر کے متعلق ایک تصفیہ ہو جائیگا۔ نامہ نگار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ موجودہ سکیم کی رو سے صوبہ جموں ہند میں شامل کر دیا جائیگا۔ اور پونچھ اور میرپور کے علاقے پاکستان میں سرینگر کی وادی میں اقوام متحدہ استصواب رائے کا انتظام کریگی۔ جہاں اس کے مستقبل کا فیصلہ ہوگا۔ (ا سٹار)

صدر مجلس اتحاد المسلمین کا بیان

حیدرآباد ۱۱ مارچ۔ مسٹر قاسم رضوی صدر مجلس اتحاد المسلمین نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ ایک ذمہ دار حکومت غیر ذمہ دار لوگوں کے ہاتھوں میں جا کر ذمہ دار حکومت نہیں رہتی۔ جس قسم کی ذمہ دار حکومت سٹیٹ کانگرس چاہتی ہے۔ وہ عوام کی حکومت نہیں۔ استصواب رائے عامہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ان کشیدہ حالات میں ایسا کرنا درست نہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ فرقہ وارانہ جھگڑے ہونگے۔ میرے نزدیک اچھی حکومت وہ ہے جو نیک نیتی کے ساتھ عوام کے حقوق کی حفاظت کرے۔ (او۔ پی۔ آئی)

حکومت حیدرآباد کا زبردست احتجاج

حیدرآباد ۱۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے ہندوستانی حکومت نے بنگلور کے راستہ ناگپور کے ساتھ جو ہوائی سلسلہ آمد و رفت جاری کیا ہے۔ اور جس میں ہندوستانی ہوائی جہاز ریاست حیدرآباد کی حدود میں سے گزرتے ہیں۔ اور ریاست کے ہوائی اڈے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے خلاف حکومت نظام نے حکومت ہند کے پاس شدید احتجاج کیا ہے۔ کہ یہ سلسلہ بغیر نظام کے ساتھ کسی قسم کے مشورہ کے جاری کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند سے کہا گیا ہے۔ کہ او ورسیز ایئر سروس کو ہدایت کرے۔ کہ وہ تا منظوری نظام حیدرآباد مدراس ناگپور سروس کو ملتوی رکھے۔ (اورینٹ)

— نابھہ سٹیٹ ۱۱ مارچ۔ ۱۰۴۶ اغوا شدہ مسلمان عورتیں بچے اور مرد جنہیں نابھہ سٹیٹ سے برآمد کیا گیا ہے پاکستان پہنچائے جا چکے ہیں۔ (ا۔ پ)

پٹیالہ اور مشرقی پنجاب کی دوسری ریاستیں کسی صوبہ میں شامل نہیں ہونگی

پٹیالہ ۸ مارچ۔ اخبار سٹیٹسمین کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ مہاراجہ پٹیالہ نے ۲۵۰۰۰ کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے ہندو سکھ اتحاد پر زور دیا۔ اور کہا کہ وہ لوگ جو دو قوموں میں نفاق کا بیج بو کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں وہ ملک اور اپنی قوم کے دشمن ہیں۔ آپ نے کہا کہ یہ سنکر مجھے دکھ ہوا کہ بعض لوگوں نے پٹیالہ کو ترک کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ فرقہ وارانہ جھگڑے کھڑے کرنے والوں کے خلاف حکومت سخت کارروائی کریگی۔ آپ نے کہا کہ پٹیالہ یا مشرقی پنجاب کی دوسری ریاستیں ہرگز کسی دوسرے صوبہ کے ساتھ شامل ہونے کے لئے تیار نہیں۔ پٹیالہ ہمیشہ اپنی ہستی کو قائم رکھے گا۔

ہندوستانی فوجوں کی مزاحمت

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ حکومت ہند کا اعلان مظہر ہے کہ نوشہرہ میں ہماری فوج نے اپنا دائرہ اور وسیع کر لیا ہے اور غربی جانب پیشقدمی کر کے دشمن کے کئی مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسی طرح نوشہرہ کے محاذ پر ۸ مارچ کو ایک پل کو حملہ آوروں سے چھین کر قبضہ میں لے لیا گیا۔ حملہ آور بہت سا اسلحہ اور خوراک چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ان کا بہت جانی نقصان بھی ہوا۔ اسی روز ایک اور گشتی دستہ نے حملہ آوروں سے نوشہرہ کے مغرب میں بہت سا اسلحہ اور ایک وائرلیس سیٹ چھین لیا۔ (ا۔ پ)

واپس آنے والے پناہ گزینوں کی جائداد کا فیصلہ

پشاور ۱۱ مارچ۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے واپس آنے والے پناہ گزینوں کو جائدادیں واپس دینے کے متعلق ڈپٹی کمشنروں کو حسب ذیل ہدایات ارسال کی ہیں۔ (۱) کسی واپس آنے والے پناہ گزین کو جائداد غیر منقولہ اسی صورت میں واپس دی جائے۔ جبکہ ڈپٹی کمشنر کو آبادکاری کے پیش نظر اس کی ضرورت نہ ہو۔ اور صوبہ کی اقتصادی حالت پر بھی اس کا کوئی اثر نہ پڑتا ہو۔ (۲) جائداد منقولہ کی صورت میں یہی شرائط ہونگی۔ البتہ مستقل رہائش اختیار کرنے والے پر اس کا اطلاق نہ ہوگا۔ (۳) ایسی جائداد منقولہ کو جو ڈپٹی کمشنر کی ضروریات کے سوا ہو۔ واپس آنے والے پناہ گزینوں کے حوالے کر دی جائے۔ اسے وہ ہمراہ لے جا سکتے۔ اور بیچ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس کی برآمد پر پابندی عائد نہ ہو۔ (ا۔ پ)

سرکاری زبان کیلئے زبردست مظاہرہ

ڈھاکہ ۱۱ مارچ۔ بنگالی زبان کو مشرقی پاکستان میں سرکاری زبان بنانے کا مطالبہ کرتے ہوئے طالبعلموں نے زبردست مظاہرہ کیا۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ جس کے نتیجہ میں ۵۰ اشخاص مجروح ہو گئے۔ مجروحین میں بنگال کے سابق وزیراعظم مسٹر فضل حق بھی ہیں۔

پناہ گزینوں کو بیرونی ممالک سے مالی امداد

کراچی ۱۱ مارچ۔ مسلم پناہ گزینوں کی ممالک غیر سے بھی مالی امداد ہو رہی ہے۔ چنانچہ جوہانسبرگ سے حال میں مزید ۴۰ ہزار ڈالر موصول ہوئے ہیں اس سے قبل وہ ۵۰ ہزار ڈالر بھیج چکا ہے۔ یہ رقم ۵ لاکھ روپیہ کے برابر ہے۔ (ا۔ پ)

— رنگون ۱۱ مارچ وائسرائے ہند لارڈ مونٹ بیٹن آج رنگون پہنچ گئے۔ (ا۔ پ)

پنجاب طبیہ کانفرنس کا سالانہ اجلاس

پنجاب طبیہ کانفرنس لاہور کا گیارہواں سالانہ اجلاس ۲۶-۲۷- اور ۲۸ مارچ کو سرگودہا میں منعقد ہوگا۔ وزیر تعلیم شیخ کرامت علی نے صدارت منظور فرمائی ہے۔ (ا۔ پ)

— لکھنؤ ۱۱ مارچ سٹی مسلم لیگ کی کونسل نے آج ایک اجلاس منعقد کر کے مسلم لیگ کے وجود کو ختم کر دیا۔ (ا۔ پ)

سرحد اسمبلی کے امیدوار

پشاور ۱۱ مارچ خان حبیب اللہ خان کے پشاور میں سشن جج ہو جانے کی وجہ سے سرحد اسمبلی کے لئے جو نشست خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے دو امیدوار مسٹر سیف اللہ خان بار ایٹ لا اور مسٹر رضا خان کھڑے ہوتے ہیں

پشاور میں پٹواریوں کی گرفتاری

پشاور ۱۱ مارچ ضلع پشاور میں شابودر کے پٹواریوں کو دفعہ ۴۰۹ اور دفعہ ۴۲۰ کے تحت ناجائز طریق سے روپیہ حاصل کرنے اور دھوکا دینے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ (ا۔ پ)

کراچی میں مسلم پناہ گزینوں کا مظاہرہ

کراچی ۱۱ مارچ قریباً ۲ ہزار مسلم پناہ گزینوں نے ایک جلوس میں منظم ہو کر مکانات کے کرایوں کے کنٹرول کے خلاف مظاہرہ کیا۔ جلوس نے نیپیئر بیرکس پہنچ کر وزیر متعلقہ قاضی فیض اللہ سے ملاقات کا مطالبہ کیا۔ قاضی صاحب نے مظاہرین کے دو سرغنوں کو ملاقات کا موقعہ عطا کیا۔ اور ان کی شکایات کو خندہ پیشانی سے سنا۔ (ا۔ پ)

بقیہ صفحہ اوّل

(۳) خزانچی۔ حاجی حسن علی ابراہیم صاحب (بمبئی)

کانفرنس میں مسلم لیگ کونسل کے ۱۴۷ ممبران میں سے صرف ۳۰ اراکین شامل ہوئے۔ شامل ہونے والوں میں مولانا حسرت موہانی (یوپی) اور حاجی حسن علی ابراہیم (بمبئی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ میٹنگ گورنمنٹ ہاؤس کے نیگوٹشنگ ہال میں منعقد ہوئی۔ ہال کے دروازے پر انڈین یونین اور لیگ کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ اجلاس کے شروع میں گاندھی جی کی وفات پر ایک قرارداد کے ذریعہ دلی افسوس کا اظہار کیا گیا۔ جس میں تمام مسلمانوں اور دوسرے فرقوں سے امن اور باہمی اتحاد کی پرزور اپیل کی گئی۔ کانفرنس کے اصل ایجنڈے کی طرف رجوع کرتے ہوئے مسٹر محمد اسمٰعیل نے ایک تقریر میں ان مذاکرات سے ممبران کو مطلع کیا۔ جو حال میں لارڈ مونٹ بیٹن اور پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقاتوں کے دوران میں ہوئے تھے جس کے بعد اصل ریزولیوشن منظور کیا گیا۔ جس کی رو سے قرار پایا کہ انڈین یونین میں مسلم لیگ برقرار رہے۔ لیکن وہ بجائے سیاست کے مسلمانوں کی مذہبی اقتصادی تمدنی اور تعلیمی بہتری و برتری میں کوشاں رہے۔ (ا۔ پ)

مشتعل ہجوم کا پولیس پر حملہ

حیدرآباد ۱۱ مارچ۔ حیدرآباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ۲۰۰ افراد کے ایک جلوس نے جو نعرے لگا رہا تھا پولیس پر پتھراؤ کیا۔ اور سڑکوں پر بجلی کی روشنی کی تاروں کو نقصان پہنچایا۔ ان کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو لاٹھی چلانا پڑی۔ اور ایک درجن آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ (او۔ پی۔ آئی)

سرحد میں رشوت ستانی کا انسداد

پشاور ۱۱ مارچ۔ حکومت سرحد نے رشوت ستانی کے انسداد کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو رشوت ستانی کنبہ پروری وغیرہ کی بدعنوانیوں کے علاوہ سرکاری دفاتر کے دوسرے نقائص کی بھی چھان بین کریگی۔

مغربی بنگال کی نیشنل ڈیفنس کور

کلکتہ ۱۱ مارچ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی بنگال کے ۳۰۰ سرحدی دیہات میں سے ہر ایک دیہہ کے بیس بیس آدمی کو آلات جدیدہ کے استعمال کی مشق کرائی جائیگی تاکہ ہر ناگہانی واقعہ کا مقابلہ کر سکیں۔ ۱۰ فوجی افسروں نے ۵۶۰۰ دیہاتیوں کو فوجی مشق کرانیکا ذمہ اپنے سر لے لیا ہے۔ اس حفاظتی فوج کا نام جانبہ رکھشی باہنی (نیشنل ڈیفنس کور) ہوگا۔ اس پر حکومت کا دس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ (او۔ پی۔ آئی)

— کراچی ۱۱ مارچ وزیراعظم سندھ مسٹر ایم اے کھوڑو کل حیدرآباد سندھ تشریف لائے۔ اور انہوں نے ایک اہم کانفرنس طلب کی۔ (ا۔ پ)